پرچہ I: (انشائیہ طرز)	جماعت نہم	مطالعہ پاکستان (لازمی)
کل نمبر: 40	ماڈل پیپر 4	وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ترجمہ لکھیے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط

جواب: ترجمہ: "اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

(ii) علامہ اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؒ نے فرمایا: "مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

(iii) قائدِاعظمؒ جب برِصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے تو کس شخصیت نے انھیں واپس آنے کے لیے قائل کیا؟

جواب: 1933ء میں جب قائدِاعظمؒ برِصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے تو لیاقت علی خان اور دوسرے مسلم رہنماؤں نے انھیں واپس آنے کے لیے قائل کیا۔

(iv) تحریکِ خلافت سے کیا مراد ہے؟ اس کا آغاز کیسے ہوا؟

جواب: 1914ء میں شروع ہونے والی پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی۔ جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے اپنے حلیفوں کو ساتھ ملا کر ترکی کو سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین اور اُردن کے علاقوں سے محروم کر دیا، جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ اس طرح ترکی کی خلافت کو

بچانے کے لیے برِصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا' جسے تحریکِ خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(v) شملہ کانفرنس کیوں ناکام ہوئی؟

جواب: وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر ہندوستانی اراکین شامل ہوں گے۔ اس میں تمام تر سیاسی جماعتوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر ہوگی۔ 1945ء میں ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے شملہ کے مقام پر کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی جبکہ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلم نمائندہ نامزد کرے گی۔ قائداعظمؒ نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد کرے گی' کیونکہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ اسی نکتہ پر شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

(vi) لیاقت علی خان کیسے شہید ہوئے؟ آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: 16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ میں آپ کو اُس وقت گولی مار کر شہید کر دیا گیا' جب آپ ابھی خطاب کے لیے کھڑے ہی ہوئے تھے۔ اُن کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے۔ ''یا اللہ! پاکستان کی حفاظت فرما''۔

(vii) بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کے تحت یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔ چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ ہر یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

(viii) دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے چار اہداف لکھیے۔

جواب: دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے چار اہداف درجِ ذیل ہیں:

1- قومی آمدنی اور فی کس میں اضافہ کرنا۔

2- لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔

3- زرعی پیداوار اور بڑی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔

4- گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا اور برآمدات میں اضافہ کرنا۔

(ix) 1965ء کی جنگ کے موقع پر صدرِ پاکستان جنرل ایوب خان نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: اس موقع پر صدرِ پاکستان جنرل ایوب خان نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے ہیں اور پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابلِ شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے گی۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انھوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔''

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) جنگلی حیات میں مسلسل کمی کی کوئی سی چار وجوہات لکھیے۔

جواب: جنگلی حیات میں مسلسل کمی کی چار وجوہات درجِ ذیل ہیں:

1- غیر قانونی شکار

2- گلہ بانی سے چراگاہوں کا کم ہونا

3- جنگلات کا کٹاؤ

4- تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی

(ii) آبی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔

(iii) زمینی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمینی آلودگی سے مراد سطح زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ اور فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے، جس سے نہ صرف زمین کی خوبصورتی کو نقصان پہنچتا ہے، بلکہ یہ ماحول کو خراب کرنے کا بھی باعث بنتی ہے۔

(iv) ماحول سے کیا مراد ہے؟

جواب: ماحول سے مراد کسی جاندار کے اردگرد کا وہ علاقہ، جو اس جاندار کی زندگی اس کی سرگرمیوں کو متاثر کرے۔

(v) پاکستان میں دو سطح مرتفع کی اقسام تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان میں سطح مرتفع کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

1- سطح مرتفع پوٹھوار　　2- سطح مرتفع بلوچستان

(vi) درۂ بولان کس پہاڑی سلسلے میں واقع ہے؟

جواب: درّہ بولان کوہِ سلیمان کے پہاڑی سلسلوں میں واقع ہے۔

(vii) پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کی تقسیم لکھیے۔

جواب: پاکستان میں دنیا کے بلند پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں۔ ان کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

1- شمالی پہاڑی سلسلے　　2- شمال مغربی پہاڑی سلسلہ

3- مغربی پہاڑی سلسلے

(viii) خواتین پر تشدد کی چار وجوہات لکھیے۔

جواب: خواتین پر تشدد کی چار وجوہات درج ذیل ہیں:

1- معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔

2- مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

3- معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

4- مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

(ix) محترمہ بلقیس ایدھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کردی ہے۔ محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- نظریہ کے ماخذ اور اس کی اہمیت بیان کیجیے۔ (8)

جواب:

نظریہ کے ماخذ

نظریہ کے ماخذ درجِ ذیل ہیں:

1- مشترکہ مذہب:

مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں برِصغیر پاک وہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو اِزم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیا نند سرسوتی نے تو حد کردی تھی۔ اس نے شُدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا، جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شُدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔ کانگریسی دورِ حکومت (39-1937ء) نے اس خیال کو مزید پختہ کردیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔

2- مشترکہ سیاسی مقاصد:

مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں

کی آمد سے برِصغیر پاک و ہند میں جمہوریت کا تصور اُبھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آنا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برِصغیر پاک و ہند میں اقلیت میں تھے' لٰہذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی تھوڑا تھا۔ نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا' اس کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص اُبھرنے لگا۔

3- مشترکہ تعلیمی مقاصد:

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برِصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظامِ تعلیم متعارف کرایا' جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس پر مسلم علما نے ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلافِ اسلام قرار دیا۔ بیشتر مسلمانوں نے نئے نظامِ تعلیم کو رد کر دیا۔ یہ سب ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

4- مشترکہ معاشی مقاصد:

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہندو انگریزوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی مسلمان دوبارہ اس قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا اور معاشی طور پر مسلمانوں پر ظلم جاری رہا۔ مسلمانوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم ہو گئے' لیکن انھوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5- مشترکہ ثقافتی مقاصد:

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کس قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اُردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو اُنھوں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔ اُردو کیونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی' لٰہذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی' لٰہذا ہندوؤں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص

کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

نظریہ کی اہمیت:

نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔ نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا اور جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ نیز مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

سوال:5- **پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی خدمات اور کارناموں کی وضاحت کیجیے۔** **(8)**

جواب: **پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی خدمات اور کارنامے**

1- 14 اگست 1947ء کو قائدِاعظمؒ نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔ لیاقت علی خان پاکستان کے وزیرِاعظم مقرر ہوئے۔ نوزائیدہ مملکت کا دستوری ڈھانچہ تیار نہیں تھا۔ 1935ء کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیاں کر کے ملک کا نظام اس کے تحت چلایا گیا۔ قائدِاعظم محمد علی جناحؒ 13 ماہ گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس مدت میں آپؒ نے اپنی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اہم قومی معاملات کو سلجھایا' جس سے پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکا۔

2- قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی قد آور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ ہندوؤں نے پاکستان کے لیے ہر طرح سے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ان مشکلات میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم' مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کے علاوہ انتظامی ریکارڈ کی بروقت نقل و حمل شامل تھی۔

3- قائدِاعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔

4- پاکستان کا سیکرٹریٹ بنایا اور سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتداری اور ایمانداری سے کام

کرنے کی تلقین کی۔

5- آپؒ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

6- ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا، جس سے سرکاری ملازمین کی نقل وحمل شروع ہوئی۔

7- انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے چودھری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔

8- آپؒ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔

9- آپؒ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

10- بحری و بری افواج کو بہتر حالات میں لانے کے لیے ہیڈ کوارٹر بنائے گئے۔

11- اسلحہ فیکٹری کا قیام بھی آپؒ کے دور میں ہوا۔

12- قائدِ اعظمؒ نے دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا، جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

13- قائدِ اعظمؒ کی مدبرانہ شخصیت کی بدولت ہی پاکستان اقوامِ متحدہ کا رُکن بنا۔

14- اگرچہ قائدِ اعظمؒ کو بیماری نے بہت کمزور کر دیا تھا، اس کے باوجود آپؒ کے حوصلے پست نہ ہوئے تھے۔ مرض کو فرائض کے آڑے نہ آنے دیا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ قائدِ اعظمؒ نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

سوال :6- نوٹ لکھیے: (4, 4)

(الف) جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے اسباب (ب) صحرائی خطہ

جواب: (الف) جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے اسباب

جنرل ایوب خان کے مارشل لاء (27 اکتوبر 1958ء) کے اہم اسباب درج ذیل تھے:

1- سیاسی قیادت کا فقدان:

14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام برِصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی تاریخ ساز جدوجہد اور مسلم رہنماؤں کی بے لوث قیادت کا نتیجہ تھا۔ بدقسمتی سے قیامِ پاکستان کے ایک سال بعد بانئ پاکستان قائدِ اعظمؒ وفات پا گئے اور 1951ء میں قائدِ ملت لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔

2- انتخابات کا التوا:

ابتدا میں ملک میں عام انتخابات منعقد نہ ہوئے۔ صرف صوبوں میں باری باری انتخاب کروائے گئے۔ 1956ء کا دستور منظور ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ ایک سال کے اندر اندر انتخابات منعقد کیے جائیں گے، لیکن 1957ء میں متوقع انتخابات کو 1959ء تک ملتوی کر دیا گیا۔

3- نوکرشاہی کا کردار:

قیامِ پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں بیوروکریسی نے بھی کردار ادا کیا۔ گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق بھی سول سروس سے تھا۔ مجموعی طور پر نوکرشاہی نے غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ سول سروس میں جو لوگ زیادہ با اثر تھے ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس نے جنم لیا۔ اس صورتِ حال نے مارشل لاء کا راستہ ہموار کیا۔

4- پارلیمانی نظام کی ناکامی:

14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔ پہلے گیارہ برسوں میں یہ نظام مکمل طور پر ناکام ہوگیا۔ پارلیمانی نظام کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت سات وزارتیں تشکیل دی گئیں۔ ان میں مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت مختصر ترین تھی، جو صرف دو ماہ تک چل سکی۔ اس سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں ملک معاشی اور سیاسی بحران کا شکار رہا۔ ان حالات سے مارشل لاء کے نفاذ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

5- دستور سازی میں مسلسل رکاوٹ:

پاکستان اور بھارت دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ بھارت نے اپنا دستور اڑھائی سال میں تیار کر لیا، لیکن پاکستان کے سیاستدان اس اہم مسئلے کو لٹکاتے رہے۔ آخر کار صورتِ حال ایسی پیدا ہوگئی کہ مارشل لاء کا نفاذ ہوگیا۔

(ب) صحرائی خطہ

1- علاقے:

پاکستان کا صحرائی خطہ صوبہ پنجاب میں تھل (خوشاب، بھکر، میانوالی اور لیہ کے اضلاع)،

چولستان (بہاول پور، بہاول نگر اور رحیم یار خان کے اضلاع)، صوبہ سندھ کے تھر (ضلع خیرپور، تھرپارکر، عمرکوٹ) اور صوبہ بلوچستان کے سیبان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔

2- آب وہوا:

صحرائی خطے کی آب وہوا انتہائی خشک اور سخت ہے۔ گرمیوں میں دن کا اوسط درجہ حرارت 40°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ دن میں گرم لُو چلتی ہے۔ صحرائی علاقوں میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ ان علاقوں میں سالانہ بارش کی مقدار 5 انچ سے کم ہوتی ہے۔

3- نباتات:

صحرائی خطے میں بارش کی کمی اور درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے نباتات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کہیں کہیں جڑی بوٹیاں اور کیکر کے درخت نظر آتے ہیں۔

4- معاشی حالات:

یہ علاقہ زیادہ تر دیہی علاقوں پر مشتمل ہے۔ زیادہ تر لوگ زراعت اور مویشی پال کر گزارا کرتے ہیں۔ خطے میں بارش کم ہونے کی وجہ سے زراعت سے متعلقہ سرگرمیاں کم ہیں۔ تاہم صحرائے تھل میں نہری نظام کی موجودگی کی وجہ سے لوگ کاشت کاری کرتے ہیں۔ اکثر علاقوں میں آب پاشی کا نظام میسر نہیں۔ بہاولپور اس خطے کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں کچھ ٹیکسٹائل کی صنعتیں ہیں۔ اس کے علاوہ پورا خطہ صنعتی طور پر پسماندہ ہے۔

5- آبادی:

اس خطے میں آبادی گنجان نہیں ہے۔ دیہی آبادی زیادہ تر بکھری ہوئی ہے۔ اس خطے میں شہری آبادی کا تناسب کم ہے۔ اہم شہروں میں بہاول پور، بہاول نگر، رحیم یار خاں، عمرکوٹ اور خوشاب شامل ہیں۔